مولانا عبدالقیوم حقانی

ایران میں "متعہ" کا قانونی تحفظ

یا

زنا اور بدکاری کے فروغ کی سرکاری سکیم

روزنامہ سنڈے ایکسپریس لندن کے مطابق ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے ملک کے ۱۶ برس سے زائد عمر کے تمام لڑکوں اور لڑکیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے جذبات کی تسکین کے لیئے عارضی ازدواجی تعلق (متعہ) کا طریقہ اختیار کریں جو گھنٹوں سے لے کر برسوں تک کسی بھی مدت کے لیئے ہو سکتا ہے۔ اور جس کے لئے عارضی میاں بیوی کی رضامندی کے سوا کوئی دوسری شرط نہیں ہے۔

متعہ جو جسم فروشی ہی کی ایک قبیح نوع ہے۔ انقلاب کے بعد ایرانی حکومت نے اس کی تبلیغ کی پرزور مہم شروع کر رکھی ہے۔ ریڈیو، ٹی وی، اخبارات سب سے اس مقصد کے لئے کام لیا جا رہا ہے۔ ہائی اسکولوں، مساجد، مدارس، مذہبی اجتماعات میں اس کی تبلیغ و تلقین کا خصوصیت سے اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے فضائل، مسائل، آداب اور اجر و ثواب بیان کیے جاتے ہیں۔ اور سرکاری پالیسی کے طور پر اسے فروغ دیا جا رہا ہے۔

'متعہ کی شادی'، ایک مرد اور بے شوہر یعنی کنواری، بیوہ یا طلاق یافتہ عورت کے درمیان معاہدہ (عقد) ہے کوئی مرد کسی بھی بے شوہر والی غیر محرم عورت سے وقت کے تعین کے ساتھ مقررہ اجرت پر متعہ کے عنوان سے معاملہ طے کر لے تو شیعہ مذہب کے مطابق اس وقت کے اندر اندر یہ دونوں مباشرت اور ہم بستری کر سکتے ہیں متعہ میں کسی گواہ، شاہد، قاضی، وکیل اور اعلان اور مناکحت بلکہ کسی تیسرے آدمی کے باخبر ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔ متعہ کرنے والے مرد پر عورت کے نان نفقہ اور لباس رہائش وغیرہ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ بس مقررہ اجرت ہی ادا کرنی ہوتی ہے جب مقررہ مدت یا وقت ختم ہو جاتا ہے تو متعہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایرانی انقلاب کے امام روح اللہ خمینی اپنی کتاب "تحریر الوسیلہ" کتاب النکاح میں لکھتے ہیں:۔

یجوز التمتع بالزانیة علی کراهة	زنا کار عورت سے متعہ کرنا جائز ہے مگر
خصوصاً لو کانت من العواهر	کراہت کے ساتھ خصوصاً جب کہ وہ مشہور
المشهورات بالزنا وان فعل	پیشہ ور زانیات میں سے ہو اور اگر اس سے

فلیمنعہا من الفجور — متعہ کرے تو چاہئے کہ اس کو بدکاری کے اس پیشہ سے منع کرے۔

تحریر الوسیلہ ج ۲ ص ۲۹۲

شیعہ عقیدے کے مطابق متعہ اور نکاح میں فرق یہ ہے کہ متعہ کا مقصد جنسی لذت کا حصول ہے جب کہ نکاح کا مقصد تولید نسل ہے۔

متعہ شیعہ مذہب کا معروف مسئلہ اور اہم عبادت ہے اس کا اجر و ثواب نماز روزہ اور حج جیسی عبادات سے بدرجہا زیادہ ہے چنانچہ شیعہ مذہب کی مستند تفسیر "منہج الصادقین" میں روایت ہے کہ

من تمتع مرة واحدة درجته کدرجة الحسن ومن تمتع مرتين درجته کدرجة الحسين ومن تمتع ثلث مراة کدرجة علي ومن تمتع اربع مرات درجته کدرجتي

(بروایت شیعہ) حضورؐ نے فرمایا جو ایک دفعہ متعہ کرے اس کا درجہ سیدنا حسن کے درجہ کے مثل ہے جو دو دفعہ متعہ کرے وہ درجہ حسین جتنا پائے۔ جو تین دفعہ متعہ کرے وہ سیدنا علی کا مقام پائے۔ جو چار دفعہ متعہ کرے اس کا درجہ رسول کریمؐ کے برابر ہے۔

علامہ مجلسی جو دسویں اور گیارھویں صدی ہجری کے بہت بڑے شیعہ مجتہد، محدث اور عظیم مصنف ہیں ان کے تذکرہ نگاروں نے ان کے تصانیف کی تعداد ساٹھ بتائی ہے جن میں ایک بحار الانوار پچیس[25] جلدوں میں ہے حیات القلوب، جلاء العیون، زاد المعاد اور حق الیقین وغیرہ ان کی ضخیم کتابیں ہیں۔ جو شیعہ مذہب میں ان کے علمی تبحر کی دلیل ہے

ایرانی انقلابی رہنما روح اللہ خمینی نے اپنی کتاب کشف الاسرار میں مذہبی معلومات حاصل کرنے کے لئے ان کی کتابوں کے مطالعہ کا مشورہ دیا ہے۔ انہی علامہ مجلسی کا متعہ کے موضوع پر مستقل رسالہ ہے جس کا اردو ترجمہ عجالہ حسنہ کے نام سے امامیہ جنرل بک ایجنسی لاہور سے شائع ہوا ہے۔ ذیل میں اسی رسالہ سے ایک حدیث جس کو علامہ مجلسی نے "صحیح حدیث" قرار دیا ہے کا اردو ترجمہ بطور نمونہ نذر قارئین ہے۔

"حضرت سلمان فارسی و مقداد بن اسود کندی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنی عمر میں ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ اہل بہشت میں سے ہے جب زن ممنوعہ کے ساتھ متعہ کرنے کے ارادہ سے کوئی بیٹھتا ہے تو ایک فرشتہ اترتا ہے اور جب تک اس مجلس سے وہ باہر نہیں جاتے

ان کی حفاظت کرتا ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں ان کی انگلیوں سے ان کے گناہ ٹپاٹپ پڑتے ہیں جب مرد عورت کا بوسہ لیتا ہے خدائے تعالیٰ ہر بوسہ پر انہیں ثواب حج وعمرہ بخشتا ہے۔

جس وقت وہ عیش مباشرت میں مشغول رہتے ہیں پروردگار عالم ہر ایک لذت و شہوت پر ان کے حصہ میں پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔ جب فارغ ہوکر غسل کرتے ہیں بشرطیکہ وہ اس کا بھی یقین رکھتے ہوں کہ ہمارا خدا حق سبحانہ و تعالیٰ ہے اور متعہ کرنا سنت رسولؐ ہے تو خدا ملائکہ کی طرف خطاب کرتا ہے کہ میرے ان بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم و یقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں ان کا پروردگار ہوں تم گواہ رہو میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا ہے۔

وقت غسل جو قطرہ اُن کے موئے بدن سے ٹپکتا ہے ہر ایک بوند کے عوض میں دس ثواب عطا، دس دس گناہ معاف اور دس دس درجہ مراتب اُن کے بلند کئے جاتے ہیں۔

راویان حدیث (سلمان فارسی وغیرہ) بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب نے متعہ کی فضیلتیں سنکر عرض کیا۔ اے حضرت ختمی مرتبت میں آپ کی تصدیق کرنے والا ہوں جو شخص اس کار خیر میں سعی کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا جس وقت فارغ ہوکر غسل کرتے ہیں باری تعالیٰ عز اسمہ ہر قطرہ سے جو ان کے بدن سے جدا ہوتا ہے ایک ایسا ملک (فرشتہ) خلق کرتا (پیدا کرتا) ہے جو قیامت تک تسبیح و تقدیس ایزدی بجا لاتا ہے اور اس کا ثواب ان کو (یعنی متعہ کرنے والے مرد و عورت کو) پہنچتا ہے۔"

(عجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ از علامہ باقر مجلسی اصفہانی ص ۱۴ تا ۱۶ طبع لاہور)

اس طویل حدیث کے بعد علامہ مجلسی نے متعہ کی فضیلت میں دوسری یہ مختصر حدیث رقم فرمائی ہے:۔

"حضرت سید عالمؐ نے فرمایا۔ جس نے زنِ مومنہ سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی۔" (عجالہ حسنہ ص ۱۶)

اس کے آگے اور بھی متعدد حدیثیں متعہ کی فضیلت اور اس کے اجر و ثواب سے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔ اس سلسلہ کی آخری حدیث میں فرمایا گیا ہے:۔

"جس قدر اس کار خیر (متعہ) میں زیادتی کی ہوگی پروردگار اس کے مدارج اعلیٰ کرے گا.....

یہ لوگ بجلی کی طرح صراط سے گذر جائیں گے ان کے ساتھ ساتھ ستر صفیں ملائکہ کی ہوں گی

دیکھنے والے کہیں گے یہ ملائک مقرب ہیں یا انبیاء ورسل؟ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سنت پیغمبر کی اجابت (بجا آوری) کی ہے (یعنی متعہ کیا ہے) اور وہ بہشت میں بغیر حساب داخل ہوں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا علی! برادر مومن کے لئے جو سعی کرے گا اس کو بھی انہی کی طرح ثواب ملے گا" (عجالہ حسنہ ص۱۶)

قارئین آپ ہی اندازہ لگائیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرکے علامہ مجلسی نے جو یہ روایت اپنی کتاب میں نقل کی ہے کہ شیعہ مذہب میں متعہ نماز، روزہ اور حج وغیرہ تمام عبادات سے کتنی افضل درجہ کی عبادت ہے۔ شیعہ مذہب کی مشہور کتاب "من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۱۵۱ میں ہے :-

"مومن اس وقت تک پورا ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک متعہ نہ کرے"

قرآن کریم میں متعہ کی حرمت پر صریح نصوص موجود ہیں مثلاً

(۱) وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا — اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامتے ہیں مگر
عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ — اپنی عورتوں اور اپنی باندیوں پر، سو ان پر
غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ — نہیں کچھ الزام، پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (مومنون ۷) — سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھنے والے

قرآن حکیم کی اس آیت میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اہل اسلام کی فلاح اور بہتری اسی میں ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی پوری پوری حفاظت کریں۔ فطری تقاضوں اور بشری ضروریات کے پیش نظر اپنی بیوی اور شرعی باندی کے سوا جماع حلال نہیں جو شخص بھی ان دو طریقوں کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرے تو وہ حدود شریعت سے تجاوز کرنے والا ہے۔

اور ظاہر ہے کہ متعہ کی عورت شیعہ مذہب میں بھی نہ تو شرعی باندی ہے اور نہ بیوی۔ اس لئے کہ متعہ میں نہ تو شہادت ہے اور نہ اعلان، نہ خاوند کے ذمہ نان نفقہ ہے نہ سکونت کی ذمہ داری ہے۔ ممنوعہ عورت کے ساتھ نہ تو طلاق ہے نہ لعان، نہ ظہار نہ ایلاء، اور نہ اس کے لئے عدت ہے اور نہ میراث ہے۔

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ — پس تم نکاح کرو جو عورتیں تم کو خوش آویں،
وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ (نساء ۳) — دو دو، تین تین، چار چار

حق تعالیٰ نے قرآن کی اس آیت میں شرعی نکاح کے لئے منکوحات کی حد مقرر کر دی ہے کہ چار سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کی اجازت نہیں جب کہ شیعی متعہ میں نہ تو حد متعین ہے اور نہ کوئی عدد خاص بلکہ جتنا زیادہ ارتکا

متعہ کرے گا اتنا زیادہ اجر وثواب پائے گا۔

بلکہ اس رسم قبیح کے جاری ہونے اور سرکاری سطح پر اس کے فروغ وترویج سے چند سال بعد ایران میں نکاح کی بھی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ کیونکہ جب لوگوں میں خالص دینی غرض، نسل واولاد کی افزائش اور تکثیرِ امت کے جذبات ماند پڑ جائیں گے اور صرف نفسانی خواہش ہی اس کا ہدف ہو گی۔ تو یہ خواہش جب متعہ سے پوری ہوتی ہے تو پھر اس کے لئے نکاح کی کیا ضرورت باقی رہ جائے گی

متعہ کے بارے میں احکام شریعت سے قبل بعض لوگ جاہلیت کی عادت اور رسم ورواج کے موافق متعہ کر لیا کرتے تھے۔ سب سے پہلے ہجرت کے ساتویں سال خیبر کی لڑائی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لحوم حمر اہلیہ اور متعہ کی حرمت کا اعلان فرمایا۔ جیسا کہ بخاری اور مسلم میں اسانید صحیحہ کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔

پھر اس کے بعد آٹھویں سال جنگ اوطاس کا واقعہ پیش آیا جس میں بعض نو مسلم لوگوں نے خیبر میں متعہ کی ممانعت سے لاعلمی کی وجہ سے متعہ کر لیا تھا۔ تو ان پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخذہ نہیں فرمایا لیکن اس کے بعد جب آپؐ مکہ معظمہ عمرہ کے لئے تشریف لائے تو خانہ کعبہ کے دونوں بازو ہاتھ سے پکڑ کر یہ ارشاد فرمایا:۔

"متعہ قیامت تک کے لئے ہمیشہ کے واسطے حرام کر دیا گیا ہے۔"

پھر جب غزوہ تبوک پیش آیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں کو مسلمانوں کے خیمہ کے قریب پھرتے دیکھا تو دریافت فرمایا یہ کون عورتیں ہیں۔ عرض کیا گیا کہ ان عورتوں سے کچھ لوگوں نے (لاعلمی اور ناواقفیت کی بنا پر) متعہ کیا (اس وقت یا کسی گذشتہ زمانہ میں (فتح الباری) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور غصہ کی وجہ سے چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد وثنا کی اور اس کے بعد متعہ سے منع فرمایا۔ صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم نے کبھی متعہ نہیں کیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ ارادہ کر لیا کہ کبھی متعہ نہیں کریں گے۔ (کذا فی کتاب الاعتبار للامام الحازمی صفحہ ۱۸)

اس کے بعد پھر حضورؐ نے حجۃ الوداع میں حرمتِ متعہ کا اعلان عام فرمایا تاکہ خواص وعوام سب کو اس کی قطعی حرمت کا علم ہو جائے۔

البتہ بعض حضرات کو تحریم متعہ کے اس بار بار اعلان سے یہ گمان ہو گیا کہ متعہ دو یا تین بار حلال کیا گیا اور دو یا تین مرتبہ حرام کیا گیا ہے حالانکہ روایات پر غور کیا جائے اور حقیقت حال سے آگاہی کے بعد یہ امر بالکل عیاں ہے کہ حرمت متعہ کا دوبارہ یا سہ بارہ اعلان کوئی جدید تحریم نہ تھی بلکہ نہی سابق کا اعادہ اور تاکید تھی۔

حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ خلافت میں بھی جب بعض ایسے لوگوں نے جنہیں تحریم متعہ کی خبر نہ پہنچی تھی اس کا

از عتاب کیا تو حضرت امیر المومنینؓ سخت ناراض ہوئے اور حرمتِ متعہ کا اعلان فرمایا اور یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس کے بعد اگر کوئی متعہ کرے گا تو میں اس پر زنا کی حد جاری کروں گا۔ اس وقت سے متعہ بالکل موقوف ہو گیا اور تمام صحابہ کرامؓ کا اس پر اجماع ہو گیا۔

جوازِ متعہ پر حضرت ابن عباسؓ کا فتویٰ جواز ہرگز مستدل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے کہ وہ لاعلمی کی وجہ سے جواز کے قائل تھے جب حقیقتِ حال منکشف ہوئی تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

(احکام القرآن للجصاص ج ۲ ص ۱۴۷)

حضرت ابن عباسؓ کی پیدائش ہجرت سے ایک یا دو سال پہلے ہوئی۔ آٹھ یا نو برس کی عمر تک اپنے والدین کے ساتھ مکہ معظمہ میں رہے۔ ۸ ہجری میں اپنے والد حضرت عباسؓ کے ساتھ مدینہ منورہ حاضر ہوئے جب کہ غزوۂ خیبر جس میں حرمتِ متعہ کا اعلان ہو چکا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کی آمد سے پہلے ہو چکا تھا چونکہ آپ کو اس کا صحیح علم نہ تھا اور غالباً اولین حرمت کی اشاعت بھی تا ہنوز نہیں ہوئی تھی اس لئے ابتداء میں حالتِ اضطرار میں متعہ کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

بعد میں جب حضرت علیؓ اور صحابہ کرامؓ نے متعہ کے متعلق قیامت تک کی حرمت اور ممانعت کی روایتیں حضرت ابن عباسؓ کو سنائیں تو ابن عباسؓ نے اس سے رجوع فرما لیا۔ حضرت علیؓ سے حرمتِ متعہ کی بے شمار روایتیں آئی ہیں مگر شیعہ حضرات متعہ کے اس درجہ شیدائی ہیں کہ حضرت علیؓ کی بھی نہیں سنتے۔

حضرت ابن عباسؓ کے جواز کا فتویٰ بھی صرف نکاحِ موقت کا تھا جس کی تفصیل اگلی سطور میں درج کر دی گئی ہے۔

لفظ "متعہ" متاع سے مشتق ہے جس کے معنی نفع قلیل کے ہیں۔ اب متعہ کا اطلاق دو معنی پر آتا ہے۔

۱۔ متعہ سے مراد نکاحِ موقت ہو یعنی ایک مدتِ معینہ کے لئے گواہوں کے سامنے کسی عورت سے ازدواجی تعلق قائم کیا جائے اور مدتِ معینہ کے گذرنے کے بعد بلا طلاق کے مفارقت واقع ہو جائے لیکن مفارقت کے بعد استبراء رحم کے لئے ایک مرتبہ ایامِ ماہواری کا انتظام کرے تاکہ دوسرے کے نطفہ کے ساتھ اختلاط سے محفوظ رہے۔ فقط یہ صورت (متعہ یعنی نکاحِ موقت) کی ابتدائے اسلام میں جائز تھی جو بعد میں ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔

۲۔ متعہ کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی عورت سے یہ کہے کہ میں تجھ سے ایک روز کے لئے انتفاع کروں گا اور اس کی تجھ کو اجرت دوں گا۔ تو یہ صریح اور عین زنا ہے۔ متعہ کی یہ صورت (جو اب اہل تشیع میں مروج ہے) کبھی بھی

اسلام میں جائز اور مباح نہیں ہوئی جس کو اب منسوخ قرار دیا جا سکے بلکہ متعہ مروجہ کی یہ صورت دنیا کے کسی بھی دین میں حلال نہیں ہوئی کیونکہ یہ صریح زنا ہے اور زنا کا کوئی مذہب قائل نہیں۔ البتہ متعۂ نکاح موقت کی صورت میں جس میں مدت معینہ کے لئے گواہوں کے سامنے ولی کی اجازت سے تعلق قائم کیا گیا ہو اور معینہ مدت کے گذر جانے کے بعد ایک حیض عدت گذاری جائے اسے زنا اور شرعی نکاح کے درمیان ایک برزخی مقام قرار دیا جا سکتا ہے جو نہ زنا محض ہے نہ نکاحِ مطلق، نکاحِ موقت کی یہ صورت حقیقی نکاح نہیں بلکہ نکاح حقیقی کے ساتھ صرف ظاہری مشابہت ہے جس میں گواہ کی اور ولی سے اجازت کی بھی ضرورت ہے۔ ایک مرد سے علیحدہ ہونے کے بعد اگر دوسرے مرد سے متعہ کرنا چاہے تو جب تک ایک مرتبہ حیض نہ آ جائے اس وقت تک دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ اس صورت کو محض زنا بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ایسے نکاح موقت ہیں اور نکاح صحیح و مؤبد میں صرف موقت و مؤبد اور میراث کا فرق ہے۔ باقی شرائط میں دونوں متفق ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے متعہ کے متعلق سوال کیا گیا کہ متعہ زنا ہے یا نکاح۔ ارشاد فرمایا: متعہ نہ زنا ہے نہ نکاح ہے۔ پھر سوال کیا گیا آخر وہ ہے کیا۔ فرمایا کہ وہ متعہ ہے۔ میں نے سوال کیا متعہ والی عورت پر عدت ہے۔ فرمایا کہ ہاں۔ متعہ کی عدت گذرنے کے بعد اس پر ایک حیض کا انتظار واجب ہے۔ میں نے سوال کیا وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ فرمایا نہیں۔ (تفسیر قرطبی ج ۵ ص ۱۳۲)

ابتدائے اسلام میں یہ صورت مروج تھی اور لوگ اس کو اس حالت میں جائز سمجھتے تھے جیسا کہ مجبوری کی حالت میں مردار اور خنزیر، حلال ہو جاتا ہے مگر بعد میں اسلام نے اس کو بھی قطعی طور پر حرام قرار دے دیا۔ نکاح موقت کے ابتدائے اسلام میں جواز کا مطلب یہ ہے کہ آغاز شریعت میں اس خاص صورت کی ممانعت اور حرمت کا ابھی کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا جیسا کہ شراب اور سود کے ابتداء اسلام میں مباح اور حلال ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ابتدائے اسلام میں ان کی ممانعت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ جہاں تک شیعوں والا مروج متعہ یا ایرانی حکومت کا نافذ کردہ قانونی متعہ ہے کہ مرد کسی بھی اپنی پسند کی عورت سے گھنٹہ، دو یا دن، دو دن کے لئے معاوضہ طے کر کے استفادہ کرے تو یہ خالص زنا اور صریح بدکاری ہے یہ صورت کبھی بھی اسلام میں جائز اور مباح نہیں ہوئی۔ چہ جائیکہ منسوخ ہو جیسے زنا نہ کبھی مباح ہوا اور نہ منسوخ ہوا۔ بلکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے اور تاریخ کے اوراق میں اس کا کوئی جواب نہیں کہ ابتدائے عالم سے تا ہنوز سوائے شیعہ مذہب اور ایرانی حکومت کے کسی بھی دین اور مذہب میں مروجہ شیعہ متعہ جائز نہیں ہوا۔ معاذ اللہ اگر شیعہ مذہب والا متعہ جائز قرار دے دیا جائے تو پھر نسب میں خلل واقع ہو گا۔ اولاد ضائع ہو گی۔ وارث اور مورث کی تمیز نہ ہو گی اور نہ یہ معلوم ہو سکے گا کہ کون بیٹا ہے اور کون بھائی، نیز شریعت میں میراث، طلاق اور عدت کے جو مفصل احکام آئے ہیں وہ سب معطل ہو جائیں گے۔ شریعت نے جو نکاح میں چار عورتوں کی حد مقرر کی ہے وہ بھی معطل ہو جائے گی۔ کیونکہ متعہ میں نہ چار کی قید ہے نہ طلاق ہے نہ گواہ ہیں۔

نہ عدت ہے اور نہ میراث ہے۔ صرف ایک متعہ کے قائل ہونے سے قرآن و حدیث کے احکام کا ایک مفصل باب معطل ہو جاتا ہے بلکہ نکاح کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ مرد اپنی حاجت متعہ سے پوری کریں گے اور عورتیں اپنے نان نفقہ اور دکھ درد کے مستقل کفیل اور ذمہ داری سے محروم ہو جائیں گی۔ چلتے پھرتے اوباشوں پر ان کی نظر ہو گی۔ اور جب دورِ شباب گذر جائے گا تو کون ان کا کفیل ہو گا۔

شیعہ حضرات اور ایرانی حکومت اس پر غور کرے کہ کیا اس سے بڑھ کر بھی ذلت اور معصیت کا منظر ہو سکتا ہے۔ شیعوں اور ایرانی حکومت کو چاہیئے کہ دل و جان سے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے شکر گذار ہوں جنہوں نے اپنے دورِ خلافت میں اس بے حیائی کا نام و نشان مٹا دیا۔

آخر پر حرمتِ متعہ کی ایک وجدانی دلیل بھی پیش خدمت ہے۔

ہر شریف الطبع اور باعزت انسان اپنے اور اپنی بہن بیٹی کے نکاح کے اعلان کو فخر سمجھتا ہے اور غایت مسرت و انبساط کے ساتھ ولیمہ نکاح پر اقارب و احباب کو مدعو کرتا ہے ـــــ جب کہ متعہ کو چھپاتا ہے اور اپنی بیٹی، ماں اور بہن کی طرف متعہ کی نسبت کرنے یا اس کے ممتوعہ ہونے پر عار محسوس کرتا ہے آج تک کسی بھی غیرت مند بلکہ کسی بے غیرت کے متعلق بھی یہ نہیں سنا گیا کہ اس نے کسی مجلس میں بطور فخر یا بطور ذکر یہ کہا ہو کہ میری بیٹی، میری بہن، یا میری بیوی نے اتنے متعے کئے ہیں۔ نیز دنیا کے تمام عقلمند اور دانشور نکاح پر مرد اور عورت کو اور ان کے والدین کو مبارک باد دیتے ہیں۔ مگر متعہ کے متعلق کبھی بھی مبارک باد دیتے نہیں سنا۔

ایرانی حکومت کی متعہ فروغ مہم نے تمام دنیا بالخصوص اہل مغرب کے علمی حلقوں اور تہذیبی و اخلاقی اداروں کو چونکا کر رکھ دیا ہے۔ مغرب میں صنفی معاملات میں جو بے محابہ آزادی کا تصور پایا جاتا ہے لاریب! اس کے ساتھ اخلاقی فضیلت کا کوئی تخیل بھی وابستہ نہیں مگر اس کے باوجود ذہنی اور عقلی اعتبار سے شادی کے علاوہ تمام صنفی روابط (جو عملاً وہاں مروج ہیں) آج بھی وہاں اخلاقی اعتبار سے معیوب سمجھے جاتے ہیں حتیٰ کہ اگر انہیں اپنے حکمرانوں اور سیاستدانوں میں ایسی کسی بھی سرگرمی میں ملوث ہونے کا پتہ چلتا ہے تو عوامی سطح پر ان کا کڑا احتساب کیا جاتا ہے بلکہ ایسوں کے لئے سیاست سے راہِ فرار اختیار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

اسلامی نقطۂ نظر سے تو ایک عظیم بات ہے۔ کیا عام اخلاقی اصولوں کے پیش نظر متعہ کی ترغیبات اور سرکاری تحفظات قائم کرنے کے باوجود بھی رفسنجانی اور اس کے رفقاء کو ایران پر حکومت کرنے کا حق باقی رہ جاتا ہے؟